مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوّت کراچی

"ہر سعادت کی
کنجی چوکنا رہنا اور سمجھ
سے کام کرنا ہے اور ہر قسم
کی بدبختی کا سرچشمہ غرور
وغفلت ہے"

امام غزالی رح

واللہ غالب علیٰ امرہ

جلد ۳

۲۸ رجب تا ۴ شعبان ۱۴۰۵ھ مطابق ۱۹ تا ۲۵ اپریل ۱۹۸۵ء

شمارہ ۴۳

خصائل نبوی ۳

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ

حدثنا هناد حدثنا عبدة عن محمد بن عمرو حدثنا ابوسلمة عن عائشة قالت لم ار رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم فى شهر اكثر من صيامه فى شعبان كان يصوم شعبان الا قليلا بل كان يصوم كله.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (رمضان کے علاوہ) شعبان سے زیادہ کسی ماہ میں روزے رکھتے نہیں دیکھا شعبان کے اکثر حصہ میں آپؐ روزے رکھتے تھے بلکہ (قریب قریب) تمام مہینہ کے روزے رکھتے تھے۔

فائدہ یہ ترقی کرکے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا تمام ماہ شعبان کے روزوں کا ذکر صاف بتلاتا ہے کہ اس سے مبالغہ مقصود ہے شعبان میں روزوں کی کثرت کی وجہ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمائی کہ اس میں وہ دن بھی ہے جس میں سال کے اعمال حق تعالیٰ شانہ کے دربار میں پیش ہوتے ہیں میرا دل چاہتا ہے کہ میرے اعمال ایسی حالت میں پیش ہوں کہ میں روزہ دار ہوں اس کے علاوہ اور بھی بعض وجوہ احادیث وغیرہ میں وارد ہوتی ہیں۔ اور بعض اوقات ایک وجہ کا ہونا، دوسرے وقت میں دوسری وجہ کا ہونا بھی ممکن ہے۔ اور متعدد وجوہ کا جمع ہوجانا بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا گیا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ وآلہ وسلم کا معمول تین دن ہر ماہ میں روزے رکھنے کا تھا وہ بسا اوقات عوارض کی وجہ سے رہ جاتے تھے اور سب کا مجموعہ شعبان میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھا کرتے تھے اس کے ساتھ دوسری روایات میں پیر جمعرات کا روزہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول نقل کیا گیا ہے۔ ایسی صورت میں اگر دو تین مہینے بھی تمام سال میں کسی عذر سے چھوٹ گئے تو ایک مہینہ کے روزے بن جانا کیا مشکل ہے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ رمضان کی تعظیم کی وجہ سے شعبان کا روزہ افضل ہے یعنی جیسا فرض نمازوں سے قبل سنتیں پڑھی جاتی ہیں ایسے ہی رمضان سے قبل نفل روزے ہیں۔ اگرچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ضعف کے خیال سے رمضان شریف سے قبل روزے کو منع بھی فرمایا ہے مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ضعف روزہ کا کچھ اثر نہ ہوتا تھا اسی وجہ سے لگاتار روزے بھی رکھ لیتے تھے، ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے شعبان میں روزوں کی کثرت کا سبب پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس مہینہ میں ہر اس شخص کا نام مرنے والوں میں لکھا جاتا ہے جو اس تمام سال میں مرنے والے ہوں میرا دل چاہتا ہے کہ میری موت ایسی حالت میں لکھی جائے کہ میں روزہ دار ہوں۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر مہینہ میں نفل روزے رکھنے کا مخصوص معمول تھا اور رمضان المبارک میں نفل روزے رکھنے کی کوئی صورت

باقی صـ۱۴ پر

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختم نبوت

جلد نمبر ۳ — شمارہ نمبر ۴۲

فہرست

۱	خصائل نبوی	حضرت شیخ الحدیث رح	۲
۲	گلدستہ	سید حسین صاحب مدظلہ	۴
۳	ابتدائیہ	جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا	۵
۴	ماہ رجب کی دینی حیثیت	مولانا ضیاالدین اعظمی	۷
۵	ختم کانفرنس	مولانا اسماعیل شجاع آبادی	۹
۶	دورہ افریقہ	مولانا منظور احمد الحسینی	۱۲
۷	آپ کے مسائل کا حل	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۱۵
۸	کاروان ختم نبوت		۲۰
۹	مولانا محمد شریف جالندھری	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۲۱

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب
دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

فی پرچہ
دو روپیہ

فون نمبر
۷۱۱۶۷۱

بدل اشتراک
سالانہ ـــــ ۷۰ روپے
ششماہی ـــــ ۴۰ روپے
سہ ماہی ـــــ ۲۰ روپے

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت
مفتی احمد الرحمٰن
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

شعبہ کتابت
محمد عبدالستار واحدی
امجد محمود

ناشر

عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع: کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی
مقام اشاعت: A/۲۰ سائرہ مینشن
ایم۔ اے جناح روڈ۔ کراچی۔

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۳۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۷۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

ملفوظات

حضرت اقدس سید حسین صاحب مدظلہ علی گڑھ
خلیفہ مجاز مولانا مسیح اللہ صاحب

گلدستہ معرفت

حق تعالیٰ سے حسنِ ظن

حدیث قدسی ہے "اَنَا مَعَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ"۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندوں کے گمان کے موافق ہوں۔ جب یہ مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہم کو پہونچا دی ہے تو یہ بڑی خوشی کا مقام ہے، کیونکہ ہمارے خالق، مالک، رازق اور جلوہ فرمائے کرسی محشر جب یہ فرمائیں کہ جیسا اے بندے تو مجھ سے گمان کرے گا ویسا ہی تو مجھے پائے گا تو پھر کیوں نہ اچھے سے اچھا بہتر سے بہتر اور حسین سے حسین تر گمان ان کے ساتھ رکھا جائے۔ ہم کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسنِ ظن کرنے میں کوئی کمی نہ کرنی چاہیے۔ جب ان کی طرف سے بھرپور وعدہ ہے تو ہماری طرف سے کیوں کمی ہو بلکہ ہر طرح کی بڑی سے بڑی امید، کیا حور و قصور، کیا جنت الفردوس، کیا کوثر و سلسبیل، آسانی ہونا موت کے وقت، سہل سے سہل طریقہ سے نکیرین کے سوالوں کا جواب دے سکنا، عذاب محشر کی پریشانیوں سے یکسر بچا دینا، میزان عمل میں ہماری بداعمالیوں کو مٹا دینا، نیکیوں سے ہمارے نامۂ اعمال کو پُر کر دینا اور پل صراط سے برق رفتاری سے عبور کرا دینا۔ کیا یہ ہمارے خالق و مالک کی کرم گستری کے لیے یک خردل سے بھی حقیر ترین جزء سے بھی کم درجہ نہیں رکھتا؟ جو ذات پاک "کُن" سے ساتوں آسمان، زمین، کرسی، لوح و قلم سب بنا سکتی ہے تو ہم جیسے کروڑہا کروڑ امتیان محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو چشم زدن میں معاف نہیں کر سکتی؟ ضرور کر سکتی ہے، یہ سب ہم کو یقین کے درجہ میں اعتقاد رکھنا چاہیے۔

اللہ پاک کا ہی حکم ہے کہ تم لوگوں کے بیچ عفو و کرم سے رحم اور وہ شفقت علی الخلق کو محمود و محبوب جانتے ہیں، سخاوت کو نظرِ تحسین سے دیکھتے ہیں، غرباء کے ساتھ حُسنِ سلوک کو نہ صرف پسند ہی فرماتے ہیں بلکہ قرآن پاک میں مسلسل اس کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ تمام تر قرآن و احادیث کو دیکھنے سے ہم نے یہی سیکھا ہے اور جانا ہے۔ اور بزرگوں سے سنا ہے کہ حق تعالیٰ جود و سخا و نوال کو پسند فرماتے ہیں۔

جب ہم ادنیٰ بندوں سے دوسرے بندوں کے حق میں ان اخلاق حسنہ کو پسند کرتے ہیں بلکہ ترغیب بدرجہ حرص دیتے ہیں تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ جو ذات پاک تمام جود و سخا و کرم کی مالک ہے وہ ہم بندوں کی نیک امیدوں کو بھلا پوری نہ فرمائے گا۔ نعوذ باللہ نعوذ باللہ۔ ایسا تو کبھی سوچنا بھی نہ چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے بڑی سے بڑی امید کیوں نہ رکھی جائے۔

بے شک ہم بندوں سے خطا و قصور بھی ہو جاتا ہے، معصوم تو صرف انبیاء علیہم السلام ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی نگرانی خصوصی فرماتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کے علاوہ اور بندے بھلا کب معصوم ہیں، تو غیر معصوم سے تو خطا کا احتمال ہوتا ہی ہے اور ان سے خطا ہو ہی جاتی ہے، لیکن یہ دیکھئے کہ معافی کا دروازہ بھی تو کھول رکھا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی ہم کو یہی سکھایا ہے۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم روزانہ ستر بار استغفار فرماتے تھے۔ انبیاء علیہم السلام بھی تو عبد تھے اور عبدیت کا اعلیٰ مقام حاصل کئے ہوئے تھے اور وہ مقام اسی توبہ و ندامت سے ان

باقی صفحہ 12 پر

اداریہ

انتظامیہ کا کاروائی سے گریز کیوں؟

قادیانی آرڈیننس کے نفاذ کو ایک سال مکمل ہوگیا۔ اگر بحیثیت مجموعی دیکھا جائے۔ تو انتظامیہ سے ہمیں شکایت ہوگی کہ وہ اس آرڈیننس پر عملدرآمد کرانے میں ناکام رہی ہے۔ اگرچہ ملک کے بعض حصوں میں قادیانیوں کی گرفتاری عمل میں آئی۔ لیکن ان کے جرم کے مقابلے میں یہ کاروائی تسلی بخش نہیں ہے۔

ملک بھر سے جو اطلاعات ہمیں موصول ہورہی ہیں۔ اس کے مطابق قادیانی عبادت گاہوں، مکانوں، دوکانوں پر کلمہ طیبہ کے بورڈ اور اپنے سینے پر کلمہ طیبہ کے بیج لگاتے پھر رہے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ لوگ کیوں ایسا کررہے ہیں۔ —— دراصل ان کی یہ حرکت خالصتاً ضد پر مبنی ہے۔ قادیانی مسلمانوں کو مشتعل کرنا چاہتے ہیں —— انہیں لندن کے ہیڈکوارٹر سے مرزا طاہر نے ایسی ہدایات بھیجی ہیں جس کو ہم سراسر بغاوت کہیں تو غلط نہ ہوگا۔

مرزا طاہر کی تقاریر کے کیسٹ بھی لندن سے دھڑا دھڑ باقاعدگی سے ہرماہ پاکستان پہنچ رہے ہیں۔ قادیانی منظم طریقے سے ان کیسٹوں کو بڑے پیمانے پر تقسیم کررہے ہیں۔ مرزا طاہر کی تقریریں زیادہ تر اسلام اور پاکستان کے خلاف ہوتی ہیں۔ اتنی زہرآلود کہ ان سے بغاوت کی بو آرہی ہے۔ مرزا طاہر قادیانی کی یکم مارچ ۸۵ء کی تقریر جو انہوں نے لندن میں کی تھی۔ اس کا خلاصہ بھی ہمارے پاس ہے۔ قادیانی ان کی تقریر کا خلاصہ فوٹو اسٹیٹ کرکے لوگوں کو بذریعہ ڈاک بھیج رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ عرصہ سے کمیونسٹ لادین قسم کے دانشور بھی قادیانیوں کے پیچھے جڑتے ہوئے ہیں۔ قادیانی، ایسے دانشوروں، سیاستدانوں اور فرضی تنظیموں کے عہدیداروں کی طرف سے اپنے حق میں بیانات اخباروں میں دلوارہے ہیں۔ پھر ان بیانات کو چھاپ کر لوگوں کے گھروں میں ڈال رہے ہیں۔ قادیانیوں کی ان سرگرمیوں کا علم یقیناً حکومت کو ہوگا۔ اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ ان حرکتوں سے پاکستان کے مسلمانوں میں اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے۔

قادیانیوں نے ربوہ میں ۲۳۔ مارچ کو اپنی عبادت گاہ "مبارک" میں "یوم مسیح موعود" منایا۔ جلسہ کیا۔ اسلامی اصطلاحات کا بے دریغ استعمال کیا۔ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ تقریریں کی۔ افسوس تو اس بات پر ہے کہ ربوہ کی انتظامیہ نے جلسہ کی اجازت دے دی ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے اور علاقہ کے مسلمانوں نے اپنے اپنے علاقوں میں اس سلسلے میں انتظامیہ سے رابطہ قائم کیا۔ جیسا کہ پہلے ہم لکھ چکے ہیں بعض جگہ فوری کاروائی کی گئی اور بعض علاقوں کی انتظامیہ نے

سست روی کا مظاہرہ کیا۔ بدقسمتی سے بعض افسران ٹال مٹول کی پالیسی پر گامزن ہیں۔ کبھی یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ مسئلہ لاء ڈویژن کے پاس بھیجا گیا ہے اور کبھی یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ "پالیسی میٹر" (POLICY MATTER) ہے کبھی کچھ، کبھی کچھ۔ مطلب یہ کہ قادیانیوں کے خلاف کاروائی سے گریز کیا جا رہا ہے۔

پاکستان کے مسلمان یہ جاننا چاہیں گے کہ قادیانیوں کے خلاف ضابطے کی کاروائی سے افسران بالا کیوں گریز کر رہے ہیں۔ حالانکہ قومی اسمبلی قادیانیوں کو کافر قرار دے چکی ہے اور مختلف عدالتوں نے اپنے فیصلوں میں مرزا کو دھوکے باز، کافر، کذاب کہا ہے۔ مزید برآں انٹی قادیانی آرڈیننس کے ضوابط موجود ہیں۔ ان سب کے باوجود بھی انتظامیہ کے بعض افسران بے حسی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ جس سے ہم یہ پوچھنے پر مجبور ہیں کہ کیا یہ آرڈیننس، الماریوں کی زینت بنانے کے لیے نافذ کیا گیا تھا۔ کہیں ایسا تو نہیں بیورو کریٹس، نوکر شاہی کا یہ طبقہ اس آرڈیننس کو غیر موثر بنانے چاہتے ہیں۔ کیا انہوں نے آرڈیننس کے یہ صاف الفاظ نہیں پڑھے کہ:۔

"قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو بلا واسطہ یا بالواسطہ خود کو مسلمان ظاہر کرے یا اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر موسوم کرے یا منسوب کرے یا الفاظ کے ذریعہ خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعہ اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے یا دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے یا کسی بھی طریقے سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات مجروح کرے۔ کسی ایک قسم کی سزا قید اتنی مدت دی جائے گی جو تین سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا مستوجب ہوگا۔"

پھر اس کے باوجود انتظامیہ کا قادیانیوں کے خلاف کاروائی سے گریز کرنا ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ انتظامیہ قادیانیوں کے خلاف ایکشن لینے میں دینی غیرت کا ثبوت دے۔ اور قادیانیوں کے خلاف بھرپور ایکشن لے۔ ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا موثر سدباب کرکے مسلمانانِ پاکستان کو مطمئن کرے۔

ناروے میں قادیانیوں کا ریڈیو اسٹیشن پر پروگرام

لیجئے ایک خبر ملاحظہ فرمائیے:۔

"ربوہ (نامہ نگار) باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ناروے حکومت نے قادیانی جماعت کو ریڈیو اسٹیشن سے اپنا پروگرام نشر کرنے سرکاری طور پر اجازت دے دی ہے اور اب یہ پروگرام ہفتہ میں مسلسل تیرہ گھنٹے نشر ہو رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس پروگرام کو نشر کرنے کے لئے ایک علیحدہ سٹوڈیو بھی مہیا کر دیا ہے۔" (روزنامہ جنگ لاہور مورخہ ۴ اپریل ۱۹۸۵ء)

ناروے کی حکومت کا قادیانیوں کو اپنا پروگرام ریڈیو اسٹیشن پر پیش کرنے کی اجازت دینا ہمارے لئے باعث حیرت ہرگز نہیں ہے اس لیے کہ قادیانی، ہمیشہ سے استعماری طاقتوں کے ایجنٹ و آلہ کار رہے ہیں بلکہ مرزائے قادیانی نے اپنی کتاب میں واضح طور پر لکھا ہے کہ ان کی جماعت انگریزوں کی "خود کاشتہ پودا" ہے۔ انگریزوں کے زیر سایہ یہ پروان چڑھے اور آج بھی ان کی پشت پناہی یہی اسلام دشمن طاقتیں کر رہی ہیں۔

باقی صفحہ ۲۲ پر

مولانا ضیاء الدین اعظمی ندوی

ماہ رجب کی دینی و تاریخی حیثیت

رجب، شوال، ذیقعدہ، ذی الحجہ کا شمار اشہر حرم میں کیا جاتا ہے، ان مہینوں میں جنگ و جدال حرام قرار دیا گیا ہے۔ بعثت نبوی سے قبل عہد جاہلیت میں ان چاروں مہینوں کا بے حد ادب واحترام کیا جاتا تھا، اور عرب اپنی بدویانہ زندگی کی وجہ سے لوٹ مار، فتنہ فساد اور قتل و غارت جیسی عادتوں کے خوگر ہونے کے باوجود ان ایام میں اپنی تمام سرگرمیاں موقوف کر دیتے تھے، اور ہر طرف امن امان، صلح و آشتی کا دور دورہ ہو جاتا تھا۔ اسلام نے ان مہینوں کی حرمت و عظمت کو علی حالہ باقی رکھا اور ہر قسم کی انسانیت دشمن سرگرمیوں کو حرام قرار دیا قرآن پاک ان مہینوں کی حرمت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے!

ان عدة الشهور عند الله اثنا عشر شهرا

فی کتاب الله یوم خلق السموات والارض

ومنها اربعة حرم

مہینوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے نزدیک بارہ ماہ ہے۔ جو اللہ کی کتاب میں اسی دن سے درج ہے جب کہ اس نے زمین وآسمان کو پیدا کیا اور ان بارہ ماہ میں سے چار مہینے حرام ہیں۔

ماہ رجب کی لغوی تحقیق

زیر نظر مضمون میں ہم رجب کے بارے میں بحث کریں گے کیونکہ اس ماہ کی عظمت واہمیت کا اسلامی شریعت سے خصوصی تعلق ہے رجب کے معنی تعظیم اور قربانی کے ہیں لسان العرب میں اس کی تصریح ان الفاظ میں کی گئی ہے۔

و رجب سموه بذلك لتعظيمهم اياه

فی الجاهلية عن القتال فيه"

وفی الحدیث

هل تدرون ما العتيرة؟ هى التى يسمونها

الرجبية، كانوا يذبحون ذبيحة فى

شهر رجب ويسمونها اليه، الترجيب،

التعظيم وذبح النسائك فى رجب"

عربوں نے زمانہ جاہلیت میں اس مہینہ کی تعظیم کرنے اور جنگ و جدال سے باز رہنے کی وجہ سے اس کا نام رجب رکھا تھا، حدیث میں آیا ہے کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ عتیرہ کیا ہے یہ وہی ہے جس کو اہل عرب رجبیہ کہتے ہیں، وہ دور جاہلیت میں جب کوئی جانور ماہ رجب میں ذبح کرتے تھے تو اس کو رجبیہ کہتے تھے، ترجیب کے معنی تعظیم اور رجب کے مہینہ میں قربانی کرنے کے آتے ہیں"

اس کے علاوہ اس مہینہ کو متعدد ناموں سے موسوم کرتے تھے!

كانت العرب تسمى شهر رجب بالفرد

لعزلته عن الأشهر الحرم، وكانوا

يسمونه شهر الله الأصم، اى الذى

لا يسمع فيه صوت سلاح ولا صوت

مستغيث وربما كانوا يسمون رجبا

لمجهم الاصغر يعنى العمرة

(بحوالہ نور الاسلام)

اہل عرب ماہ رجب کو دوسرے حرام مہینوں سے الگ ہونے کی وجہ سے "فرد" بھی کہتے تھے اور اس کا ایک نام شہر اللہ الاصم بھی تھا یعنی وہ مہینہ جس میں ہتھیاروں کی جھنکار اور مظلوموں کی آہ و فریاد سنائی نہیں دیتی، اور رجب بول کر عمرہ بھی مراد لیا کرتے تھے کیونکہ عام طور پر اسی مہینہ میں عمرہ ادا کیا جاتا تھا، اس مہینہ کو ماہ مضر بھی کہا جاتا تھا اس لیے کہ قبیلہ مضر دوسرے قبائل کی نسبت اس مہینہ کا کچھ زیادہ ہی احترام کرتے تھے۔

تاریخی حیثیت

تاریخی لحاظ سے اس مہینہ کو خاص اہمیت حاصل ہے، اسلامی مہینوں میں رجب کو اس اعتبار امتیازی شان حاصل ہے کہ "معراج" نماز کی فرضیت اور تحویل قبلہ جیسے عظیم واقعات کی یاد اس کے ساتھ وابستہ ہے۔ یہی وہ مبارک مہینہ ہے جسکی ۲۷ تاریخ کو وہ حیرت انگیز واقعہ پیش آیا۔ جب کہ بغیر کسی مادی و مسائل کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زمین و آسمان پر لے جایا گیا۔ اور عالم برزخ، جنت و دوزخ کی سیر کرائی تھی۔ خالق کائنات کا دیدار ہوا وغیرہ، عالم انسانیت آج بھی انگشت بدنداں ہے کہ ایسا کیونکر ممکن ہوا مگر مسلمانوں کے لیے یہ کوئی تعجب خیز بات نہیں اس لیے کہ اپنے رسول کو لے جانے والا خود فرماتا ہے۔

سبحان الذی أسریٰ بعبدہٖ لیلا من
المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الآیہ
پاک ہے وہ ذات جس نے جلایا اپنے بندہ
رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رات کے وقت
مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک،

واقعہ معراج کی پوری تفصیل بخاری و مسلم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ علیہ سے روایت کی ہے، نیز سیرت کی کتابوں میں اس موضوع پر کافی بحث کی گئی ہے۔

نماز کی فضیلت

معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سب سے عظیم تحفہ اللہ تعالیٰ نے دیا، وہ پانچ وقت کی نماز ہے جو امت اسلامیہ پر فرض کی گئی امام مسلم نے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سدرۃ المنتہیٰ پر لے جایا گیا، فاعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثلاثا، الصلوات الخمس، وأعطی خواتیم سورۃ البقرۃ، وغفر لمن لایشرک باللہ من امتہ شیئا المقحمات، تو رسول پاکؐ کو نماز عطا ہوئی اور سورۃ بقرہ کے آخری رکوع دیئے گئے اور ان کی امت کے ہر اس شخص کی لغزشوں کو معاف کردیا گیا جس نے اللہ کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہیں کیا۔

تحویل قبلہ

رجب ۲ھ، ہجرت کے تقریباً سترہ ماہ بعد تحویل قبلہ کا تاریخی واقعہ پیش آیا جس نے یہود و نصاریٰ کی تمام خوش فہمیوں پر پانی پھیر دیا آغاز اسلام ہی سے مسلمان بیت المقدس کی طرف رخ کرکے نماز ادا کرتے تھے۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دلی تمنا اور دعا یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ خانہ کعبہ کو مسلمانوں کا قبلہ بنادیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ تمنا بالکل فطری تھی، کیونکہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے سب سے پہلا گھر جو تعمیر کیا گیا تھا۔ وہ خانہ کعبہ تھا، پھر اسلام ملت ابراہیمؑ کی تجدید تھا اور بیت الحرام کے معمار اعظم حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کعبہ کے دوران دعا کی تھی کہ،

ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلو علیھم
آیاتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ
ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم
اے ہمارے رب ان کے اندر انہی میں سے
ایک رسول مبعوث فرمایئے جو آپ کی آیتوں
ونشانیوں کی تلاوت ان پر کرے اور ان کو
حکمت ودانائی کی باتیں بتائے اور ان کا تزکیہ

قلب کرے بے شک آپ حکمت و قوت والے ہیں:

اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی اور بنی اسماعیلؑ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ان ہی صفات کے ساتھ بھیجا گیا،

"وھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلو علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ

لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تحویلِ قبلہ کی خواہش طبعی طور پر حقیقت و فطرت سے بہت مناسبت رکھتی تھی، آپؐ کا حال یہ تھا کہ بار بار آسمان کی طرف دیکھتے تھے کہ کب اللہ تعالیٰ کا حکم آتا ہے اور کعبہ کو مسلمانوں کا قبلہ قرار دیا جاتا ہے، قرآن پاک اس اضطراب و شوق کی عکاسی اس انداز میں کرتا ہے۔

قد نری تقلب وجھک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضاھا فول وجھک شطر المسجد الحرام

ہم آپ کے منہ کا یہ بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں اس لیے ہم آپ کو اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس کے لیے آپ راضی ہیں، تو آپ اپنا چہرہ نماز میں مسجد حرام (کعبہ) کی طرف کیا کیجیے۔

محققین کے قول کے مطابق تحویلِ قبلہ عصر کی نماز کی حالت میں پیش آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسی حالت میں کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

قبلہ کی تبدیلی نے منافقین و یہود میں تہلکہ مچا دیا اور جو لوگ یہ سمجھتے تھے کہ اسلام بھی یہودیت کے تابع ہے۔ تو ان کی خوش فہمیاں خاک میں مل گئیں اور انہوں نے اسلام پر اعتراض شروع کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت میں شکوک و شبہات پیدا کرنے لگے کتنے یہود جو بظاہر اسلام کی حقانیت کا اعتراف کرتے تھے اپنے نظریہ سے پھر گئے قرآن کریم ان کی بدبختی کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وما جعلنا القبلۃ التی کنت علیھا —

الا لنعلم من یتبع الرسول ممن ینقلب علی عقبیہ،

جس سمت قبلہ پر آپ رہ چکے ہیں۔ وہ تو محض مصلحت کے لیے تھا تاکہ ہم کو معلوم ہو جائے کہ کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع کرتا ہے اور کون منحرف ہوتا ہے اور قبلہ کا بدلنا منحرف لوگوں پر بڑا شاق گذرا، مگر جن لوگوں کو اللہ نے ہدایت بخشی وہ اس پر خوش تھے، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ایمان کو ضائع کرنے والا نہیں ہے اس لیے کہ وہ لوگوں کے ساتھ شفقت و مہربانی کا معاملہ کرتا ہے۔

غزوہ تبوک

غزوہ موتہ میں رومیوں کو اپنی شکست فاش کا بڑا رنج و قلق تھا وہ مسلمانوں سے انتقام لینا چاہتے تھے، لہٰذا رومی، مسلمانوں سے ٹکر لینے کی تیاری کرنے لگے اور سرحدی علاقہ تبوک میں فوج جمع کرنے لگے ادھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو رومیوں کی تیاری کی خبر برابر موصول ہو رہی تھی آخرکار آپؐ نے اس فتنہ کا سدباب ضروری سمجھا اور مسلمانوں کو رومیوں پر بڑھ کر حملہ کرنے کی تیاری کا حکم دیا، غزوہ تبوک کا اعلان مسلمانوں کے لیے سخت آزمائش تھا، قحط اور خشک سالی نے ان کو پریشان کر رکھا تھا، شدید گرمی سے پریشان تھے پھر دور کا سفر تھا مگر دربارِ نبوی میں تربیت یافتہ اصحاب کے لیے حکمِ نبوی کی تعمیل سب سے بڑی چیز تھی انہوں نے دامے درمے سخنے قدمے سخاوت و دریا دلی کے جوہر دکھا دیئے اور رجب ۹ھ میں ایک عظیم الشان لشکر جوشِ جہاد سے سرشار، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قیادت میں جانب تبوک روانہ ہوا، وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ رومی واپس چلے گئے ہیں۔ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تبوک میں دس دن قیام فرمایا پھر واپس لوٹ آئے اس غزوہ میں کئی اہم واقعات پیش آئے سب سے اہم واقعہ کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے اس کے لیے سیرت کی کتابوں سے رجوع کیا جا سکتا ہے

باقی ص ۲۰ پر

رپورٹ
محمد اسماعیل شجاع آبادی

ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد

آنکھوں دیکھا حال اور جھلکیاں

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے اپنے ۲۷، دسمبر ۸۴ء کے اجلاس منعقدہ چنیوٹ میں فیصلہ کیا کہ ۱۷، فروری ۱۹۸۵ کو مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا ہوئے دو سال مکمل ہونے پر اسلام آباد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جائے گی۔ جس میں مجلس عمل کے مرکزی قائدین، مختلف مکاتب فکر کے راہنما، سیاسی و سماجی ورکر، وکلاء، دانشور مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت اور مولانا محمد اسلم قریشی کی عدم بازیابی پر حکومت کے مجرمانہ سکوت و تغافل پر اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔

لیکن انتخابات کی گہما گہمی اور رسہ کشی کی وجہ سے ۱۷، فروری کا پروگرام ملتوی کر دیا گیا۔ بعد ازاں ۱۰، مارچ کو مرکزی مجلس عمل کے اجلاس منعقدہ لاہور میں فیصلہ ہوا کہ ۲۲، مارچ کو مرکزی مسجد اسلام آباد میں کانفرنس منعقد کی جائے۔ اشتہارات، بینرز، بیجز کے ذریعہ کانفرنس کی خوب تشہیر کی گئی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مبلغین مولانا قاضی اللہ یار خاں، مولانا اللہ وسایا، مولانا خدا بخش، حافظ عبدالواحد مبعوث مدینہ یونیورسٹی، مولانا محمد ارشد طفیل ارشد، مولانا عبدالرؤف جتوئی، مولانا محمد اقبال نقر، حافظ محمد ثاقب، الحاج ریاض الحسن گنگوہی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت الامیر دامت برکاتہم کے حکم پر اسلام آباد پہنچ گئے۔ جہاں انہوں نے مختلف علاقوں راولپنڈی، جہلم، چکوال، تلہ گنگ، اٹک، مانسہرہ، ایبٹ آباد، بالاکوٹ، ہری پور ہزارہ، اور دیگر اضلاع اور شہروں کا دورہ کیا اور کانفرنس کی کامیابی کے لیے شب و روز مصروف عمل رہے۔

۲۰، مارچ کے اخبارات میں ڈی سی اسلام آباد کی طرف سے مولانا عبدالرؤف مبلغ اسلام آباد اور مولانا محمد عبداللہ خطیب مرکزی مسجد کو یہ چٹھی موصول ہوئی۔ اور ساتھ ہی اخبارات کو بیان جاری کر دیا گیا کہ "مارشل لاء کی دفعہ ۱۵ کے تحت اسلام آباد میں کوئی کانفرنس اور اجلاس منعقد نہیں ہو سکتا۔" اور کانفرنس کو ناکام بنانے کے لیے ہر جائز و ناجائز حربہ استعمال کیا گیا۔ تحریک تحفظ ختم نبوت کے قائد مخدوم المشائخ حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم کو خانقاہ شریف میں نظر بند کر دیا گیا۔

اسلام آباد، راولپنڈی کے علماء کرام اور مبلغین ختم نبوت کا اجلاس ۲۱، مارچ دفتر اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ اور فیصلہ کیا گیا کہ کانفرنس حسب پروگرام بہر صورت ہوگی۔ چنانچہ آئمہ و خطباء اسلام آباد نے جرأت مندی اور عقیدہ ختم نبوت سے والہانہ عقیدت کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے اپنے حلقہ احباب اور مساجد میں خوب اعلانات کرائے کہ کانفرنس پروگرام کے مطابق ہوگی۔

چنانچہ ۲۲، مارچ کی صبح ہوتے ہی لوگ پہنچنا شروع ہو گئے۔ انتظامیہ کی تمام تر رکاوٹوں کے باوجود کانفرنس ہوئی اور خوب ہوئی۔

کانفرنس کے دو اجلاس ہوئے پہلا اجلاس دس بجے شروع ہوا جو جمعہ کی اذان تک جاری رہا۔ اجلاس کی صدارت اسلام آباد کے ذی کے خطیب مولانا عبدالرؤف نے کی۔

اجلاس سے مولانا عبدالستار توحیدی راولپنڈی، مولانا محمد طفیل ارشد مبلغ ختم نبوت کنری سندھ، مولانا غلام محمود اسلام آباد، مولانا سید ممتاز الحسن شاہ گیلانی، اہلحدیث مکتب فکر کے راہنما مولانا محمد بشیر مترجم فیصل وفاقی شرعی عدالت، بریلوی مکتب فکر کے خطیب مولانا نورالٰہی اسلام آباد، مولانا سعید الدین مردان، مولانا عبدالواحد راولپنڈی، خطیب ربوہ مولانا خدابخش شجاع آبادی، مولانا سید چراغ الدین شاہ راولپنڈی، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا فیروز خان ڈسکہ، مولانا عبدالجلیل، مولانا عبدالمعبود، مولانا قاضی احسان الحق خلف الرشید حضرت شیخ القرآن مرحوم۔ مولانا قاضی اللہ یار خان، مولانا قاری الملک، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا نور الحق پشاور، مولانا محمد صادق صدیق اسلام آباد و دیگر علماء کرام نے خطاب فرمایا۔

خطبہ جمعہ حسب معمول اسلام آباد کے جرأت مند، بہادر نڈر خطیب مولانا محمد عبداللہ نے دیا۔

دوسرا اجلاس بعد نماز جمعہ شروع ہوا جو عصر کی نماز تک جاری رہا۔ اس اجلاس کی صدارت شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رح کے فرزند گرامی مولانا محمد بنوری نے کی۔ اور اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ مولانا عبدالرؤف جتوئی نے سرانجام دیئے۔ اجلاس کا آغاز قاری محمد صالحین کی تلاوت سے ہوا۔ قرار دادیں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے شعلہ بیان خطیب و مقرر مولانا اللہ وسایا نے پیش کیں۔ قراردادوں کے بعد قومی اسمبلی کے نو منتخب ممبر اور اسمبلی میں شریعت گروپ کے پارلیمانی لیڈر جناب ملک محمد اسلم کھچیلا نے خطاب کیا جو جاندار رہا۔ بعد ازاں ملک کے مایۂ ناز خطباء اور مجلس عمل کے قائدین مولانا محمد سفارش مری، حافظ محمد اکرم زاہد جہلمی، خاقان بابر ایڈوکیٹ لاہور، سید محمد کفیل بخاری، قاری نور الحق قریشی ایڈوکیٹ ملتان، جناب ملک محمد اکبر ساقی، ابن امیر شریعت رح سید عطا المؤمن شاہ بخاری، مولانا نعیم آسی سب ایڈیٹر چٹان، شجاعت علی مجاہد سیالکوٹ، مولانا امیر حسین گیلانی اوکاڑہ، الحاج زمان خان اچکزئی، علامہ ع۔غ کراروی، مولانا الطاف الرحمان ایبٹ آباد، مولانا عبدالمجید شاہ ندیم نے مجمع کو گرمایا اور یہ رجب مسلم ختم نبوت

حل نہیں ہوجاتا ہم چین سے نہ بیٹھیں گے۔ پرامن اور قانونی تحریک کو جاری رکھیں گے۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ مرکزی مجلس عمل کے مطالبات تسلیم کرکے عقیدۂ ختم نبوت سے والہانہ عقیدت اور دعویٰ نفاذِ اسلام کا عملی ثبوت دے مقررین نے مرزائیوں کو مشورہ دیا کہ وہ مسلمان ہوجائیں یا آئینی فیصلہ قبول کرلیں۔

جھلکیاں

- یہ کانفرنس پاکستان قومی اسمبلی کے افتتاحی اجلاس کے موقع پر منعقد ہوئی۔ تاکہ منتخب نمائندوں کو یہ باور کرایا جاسکے۔ جہاں آپ کو ملک وقت کے مستقبل کے متعلق فیصلہ کرنا ہے وہاں ملک عزیز میں اسب سے اہم مسئلہ تحریک ختم نبوت کے مطالبات کا ہے
- کانفرنس کے انتظامات کے لیئے اسلام آباد اور راولپنڈی کے غیور علماء کرام اور مبلغین ختم نبوت نے بھرپور محنت کی۔
- اسلام آباد کے مختلف سیکٹروں میں کانفرنس اور مجلس عمل کے مطالبات کے متعلق بینرز لگائے گئے جو کہ مرکزی دارالحکومت کی پولیس نے اپنی "روایتی جرأت مندی" کا ثبوت دیتے ہوئے اتار لیے۔
- ڈی سی اسلام آباد نے کانفرنس کو ناکام بنانے کے لیے ہر قسم کے ہتھکنڈے استعمال کیے۔ اخبارات کو بیان جاری کیا کہ کانفرنس پر پابندی ہونے کی وجہ سے نہیں ہوگی۔ مجلس عمل کی کتابت شدہ خبریں اخبارات سے اتروا لی گئیں۔ اسلام آباد کی طرف آنے والے تمام راستوں کو بلاک کردیا گیا۔
- "اسلامی حکومت" کی "اسلامی پولیس" نے ہر اُس آدمی کو گاڑیوں سے اتار لیا جس کے منہ پر سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "داڑھی" تھی۔ اور داڑھی جیسے اسلامی شعار کی توہین و تذلیل کرکے مملکت "اسلامیہ" کی "اسلامی" حکومت نے اسلام کا مذاق نہایت ہی بہترین طریقے سے اڑایا۔
- مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر مرکزیہ مولانا خان محمد جنہیں کانفرنس کی صدارت کرنا تھی۔ انہیں خانقاہ شریف میں نظر بند کردیا گیا اور مسلح پہرہ بٹھا دیا۔
- سابق وفاقی وزیر بلدیات الحاج زمان خان اچکزئی اور

باقی ص 19 پر

منظور احمد الحسینی

قسط ۱۰

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے وفد کا دورہ افریقہ

۱ اکتوبر ۸۴ء کو مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ایک وفد جو افریقہ کے دورے پر روانہ ہوا تھا۔ اپنا چار ماہ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد ۲۹ جنوری کو کراچی واپس پہنچا۔ ہم نے اس وفد کی سرگرمیوں پر مشتمل رپورٹ کا کچھ حصہ شائع کیا تھا۔ درمیان میں سلسلہ منقطع ہوگیا تھا۔ اب اُسے دوبارہ شروع کیا جارہا ہے تسلسل کے لیے جلد ۳ کا شمارہ ۳۰ ملاحظہ فرمائیں۔ (ادارہ)

ساؤتھ افریقہ صوبہ ٹرانسوال سے تبلیغی سفر کا آغاز

۱۸ نومبر ۸۴ء بعد نماز عشاء لینشیا (انڈین آبادی جس کو جوہانسبرگ سے نکال کر علیحدہ بسایا گیا ہے) سے لوڈیم شہر (وہ انڈین آبادی جسے پریٹوریہ دارالحکومت سے نکال کر علیحدہ بسایا گیا ہے) کی طرف جناب رشید ڈوکراٹ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ عشاء کی نماز کے وقت لوڈیم پہنچے۔ جماعت خانہ میں نماز ادا کی۔ نماز کے بعد راقم الحروف نے آدھ گھنٹہ تبلیغی اصلاحی بیان کیا۔ رات قیام، مولانا یوسف اسمٰعیل مونیا کے ہاں رہا۔ آپ دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہیں۔ جمعیت علمائے ٹرانسوال کے عہدیدار ہیں۔ دین کا خوب درد رکھنے والے ہیں۔ ۱۹۶۴ء سے لے کر ۱۹۷۸ء کے وسط تک آپ زیرسٹ شہر میں رہے اور قرآن مجید حفظ و ناظرہ کی تعلیم بچوں کو دیتے رہے۔ اس علاقے میں آپ کے شاگرد کافی تعداد میں ہیں۔ جولائی ۱۹۷۸ء سے لوڈیم میں آپ کا قیام ہے۔ آپ کے علاوہ اس شہر میں مولانا احمد محمد کروا، مولانا احمد محمد بھوراتی، مولانا عباس علی جیا مشہور شخصیتیں ہیں ـــ ۱۹ نومبر ۸۴ء بروز پیر جناب رشید ڈوکراٹ کے ساتھ برنس روانہ ہوئے۔ تقریباً ۱۱ بجے مولانا یوسف بھام جی اور مولانا عبداللہ بھام جی کے گھر پہنچے دن بھر وہیں قیام رہا۔ رات مغرب کے بعد احقر نے اور عشاء کے بعد برادر بزرگوار جناب بادا صاحب نے بیان کیا۔ مولانا یوسف بھام جی اور مولانا عبداللہ جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی سے فارغ ہیں۔ جب کہ مولانا یوسف بھام جی نے ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کے خلاف تحریک میں بھرپور حصہ لیا اور قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔

منگل ۲۰ نومبر کو مولانا یوسف بھام جی کے ساتھ رسٹنبرگ روانہ ہوئے۔ ظہر کی نماز رسٹنبرگ میں پڑھی۔ رات قیام رسٹنبرگ میں رہا۔ عشاء کے بعد گجراتی میں بیان ہوا۔ یہاں بھی الحمد للہ ایک اچھا مدرسہ چل رہا ہے۔ جس میں کئی اساتذہ کرام پڑھا رہے ہیں۔ جب کہ مسجد بھی عمدہ اور خوبصورت بنی ہوئی ہے اور نمازی بھی کافی تعداد میں ہیں۔ بدھ کے دن ۱۲ بجے مولانا محمد اقبال ہاتھو رانی کے ساتھ لوڈیم کی طرف روانہ ہوئے ظہرانہ مولانا احمد محمد ہاتھورانی کے ہاں لوڈیم میں کھایا۔ لوڈیم جماعت خانہ

ہی عشاء کے بعد محترم باوا کا گجراتی میں رد قادیانیت پر تفصیلی بیان ہوا۔ رات قیام مولانا یوسف اسمٰعیل مونیا کے رہا۔

جمعرات ۲۲ نومبر صبح ساڑھے سات بجے مولانا کے ہمراہ میاں فارم پہنچے۔ حضرت مولانا ابراہیم میاں کے ساتھ ناشتہ کیا۔ ۹½ بجے یہاں سے الینٹن پہنچے۔ ۵ بجے تک قیام جناب یحیٰی ناکڈا کے ہاں رہا۔ شام کو لینس پہنچے رات قیام وہیں رہا۔

جمعہ ۲۳ نومبر، محترم عبدالرحمان یعقوب باوا صاحب نے جمعہ کی نماز مسجد نورالاسلام میں پڑھائی۔ جب کہ راقم الحروف نے صابری مسجد میں جمعہ پڑھایا۔ اسی شام کو محترم باوا صاحب نے صابری جامع مسجد میں عشاء کے بعد گجراتی میں تقریر کی۔

۲۴ نومبر بروز ہفتہ صبح کی نماز کے بعد مدرسہ ذکریا میں پہنچے۔ مجلس ذکر میں شرکت کی ۱۱ بجے مدرسہ سے جناب زبیر حنیف افریقی کے گھر پہنچے دوپہر وہیں قیام رہا۔ ۲½ بجے لینس سے روشنی روانہ ہوئے۔ اس شہر میں مسلمان کثیر تعداد میں ہیں۔ یہاں بھی مسلمانوں کی آبادی الگ کردی گئی ہے پہلے تمام مسلمان شہر فری فاک میں رہتے تھے۔ اب شہر میں صرف رہتے ہیں۔ انڈین کلڑ اور کالوں کو علیحدہ علیحدہ آبادیوں میں بسایا گیا ہے۔ روشنی شہر میں صرف ایک ہی مسجد ہے جو کافی بڑی اور انتہائی خوبصورت ہے مسجد سے ملحق ایک مدرسہ بھی ہے۔ مغرب کے بعد جناب احمد کوٹا صاحب کے ہاں معززین شہر اور علماء کی دعوت گئی۔ عشاء کے بعد ختم نبوت کی اہمیت پر احقر کا مفصل بیان ہوا۔ بیان کے بعد جناب اسماعیل ڈوکراٹ صاحب کے گھر پر علماء اور معزز شہریوں کا اجتماع ہوا اس مجلس میں روشنی مسجد کے خطیب و امام مولانا شبیر فخرالدین، مولانا یوسف عمر واڈی بھی تھے۔ (مولانا یوسف عمرواڈی حضرت امام العصر مولانا محمد انور شاہ صاحب کے شاگردوں میں سے ہیں اور کافی عرصہ سے قرآن کی روشنی کو پھیلا رہے ہیں۔) قادیانیت کے مسئلے پر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک بات چیت ہوتی رہی رات قیام جناب حافظ یوسف چینیا کے ہاں رہا۔

۲۵ نومبر بروز اتوار بعد نماز ظہر جناب عبدالرحمان یعقوب باوا صاحب کا گجراتی میں سوا گھنٹے بیان رہا۔ مسجد کے بورڈ پر پہلے سے لکھ دیا گیا تھا۔ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ ویسے بھی عمومی طور پر یہاں مسجدیں خوب آباد ہیں۔ یہ سب تبلیغی جماعت کی جدوجہد اور سعی بلیغ کا نتیجہ ہے ۲ بجے مولانا یوسف عمرواڈی حافظ یوسف چینیا اور دیگر حضرات کے ہاں شہر فری یان خن پہنچے۔ یہاں مسلمانوں کی ایک قدیم مسجد ہے۔ اس میں عصر کی نماز ادا کی گئی۔ یہ مسجد مئی ۱۹۱۷ء میں بنائی گئی تھی۔ یہاں مسلمانوں کی کافی دکانیں ہیں۔ ظہر کے وقت کافی نمازی ہوتے ہیں۔ جمعہ کے دن یہ مسجد بھر جاتی ہے۔ اس مسجد کی امامت حافظ یوسف چینیا ہی کرتے ہیں۔ عصر کی نماز سے فراغت کے بعد مسلمانوں کے قدیم قبرستان پہنچے۔ پہلے عیسائیوں کا قبرستان ہے پھر بڑی دیوار ہے۔ اس کے بعد مسلمانوں کا قبرستان ہے یہ کافی بڑا ہے اس میں تمام قبریں کچی اور سنت کے مطابق بنائی گئی ہیں مسلمانوں کے قبرستان کے سامنے۔ یہودیوں کا قبرستان ہے درمیان میں ایک سڑک ہے۔ یہودیوں کے قبرستان میں ہر قبر کے سرہانے کالے پتھر کے تقریباً ۴½ یا ۵ فٹ لمبے اور ۲ فٹ چوڑے ہر کتبے پر عبرانی زبان میں کچھ درج ہے۔ مغرب سے پہلے واپسی ہوئی۔ روشنی (جدید انڈین آبادی) کے نئے قبرستان میں بھی حاضری کا موقع ملا۔ یہاں بھی سب قبریں کچی بنائی گئی ہیں۔ الحمدللہ صوبہ ٹرانسوال میں بدعات وغیرہ بہت کم ہیں۔ رات قیام روشنی میں رہا۔

۲۶ نومبر بروز پیر صبح ۹ بجے حافظ یوسف چینیا کے ہمراہ جوہانسبرگ پہنچے۔ یہاں مولانا احمد درویش صاحب مولانا مفتی سلیمان پانڈور صاحب (یہ دونوں حضرات، حضرت شیخ الحدیثؒ کے خلیفہ ہیں) مولانا ابراہیم بھام، امام و خطیب نیوٹاؤن مسجد جوہانسبرگ، سے ملاقات اور مشورہ ہوا۔ دوپہر کو مولانا احمد درویش کے ہاں ظہرانہ تناول کیا۔ عصر کے بعد جناب یحیٰی ناکڈا کی تھ بوتی شہر پہنچے۔ یہاں بھی انڈین آبادی کو شہر سے الگ کر دیا گیا ہے اس کی آبادی تقریباً ۲۳ ہزار ہے جس میں ۵ ہزار مسلمان باقی ہندو وغیرہ ہیں۔ یہاں دو بڑی مسجدیں ہیں (ایک قدیم ایک جدید) اور ایک جماعت خانہ ہے۔ قدیم مسجد کے امام مولانا قاسم زبیر علی اور جدید جامع مسجد نور کے امام و خطیب مولانا قاسم امے جی ہیں۔ مسجد نور کے قریب کئی لاکھ رینڈ کے خرچ سے ایک عظیم الشان مدرسہ اور شادی ہال تعمیر ہو رہا ہے جو رمضان ۱۴۰۵ھ تک ان شاء اللہ مکمل ہو جائے گا۔ مسجد نور میں مسلمانوں

کے لیے عظیم الشان لائبریری قائم ہے۔ جس میں ہزار سے زائد عمدہ کتب اور رسائل ہیں۔ تمام دنیا کا اسلامی لٹریچر (انگریزی زبان میں) اس لائبریری میں موجود ہے۔ اس میں ایک فوٹوسٹیٹ مشین بھی رکھی گئی ہے تاکہ بوقت ضرورت کام آسکے۔ اس لائبریری کے انچارج مولانا عبدالصمد دایا ہیں۔ عشاء کے بعد جناب ابراہیم سیدات کے ہاں کھانا کھایا۔ اور ۱۱ بجے تک مختلف احباب سے ملاقاتیں کرتے رہے۔ سوا گیارہ بجے الینٹن پہنچے رات وہیں قیام رہا۔

۲۷ نومبر بروز منگل عصر تک جوہانسبرگ میں رہے۔

ظہر کی نماز نیوٹاؤن مسجد میں پڑھی۔ یہ جوہانسبرگ کی سب سے بڑی مسجد ہے اگرچہ شہر سے مسلمانوں کی آبادی کا انخلاء ہوچکا ہے اور سب لناشیا چلے گئے ہیں۔ مگر کچھ علاقے ایسے ہیں جہاں مسلمانوں کو باقی رکھا گیا ہے۔ نیوٹاؤن جامع مسجد اور ٹرک اسٹریٹ جامع مسجد کے ارد گرد کا علاقہ اسی قسم کا ہے۔ یہاں مسلمانوں کی خاصی آبادی ہے۔ دوپہر کا کھانا جناب موسیٰ بڈھانیا کے ہاں ہوا عصر کے بعد بنونی پہنچے رات قیام جناب عبدالصمد چھوٹا لمباٹ کے یہاں رہا۔ ۲۸ نومبر کو جوہانسبرگ میں قیام رہا۔

۲۹ نومبر بروز جمعرات دن میں قیام جوہانسبرگ رہا۔

عصر کے بعد بنونی پہنچے۔ بعد نماز عشاء جامع مسجد نور میں ردقادیانیت پر بیان ہوا۔ جس کے لیے تین دن پہلے سے انگریزی میں پوسٹر چھاپ کر مسلمانوں کے گھروں میں تقسیم کیے گئے۔ عشاء کی نماز کے بعد مولانا عبدالرحمان اے جی نے انگریزی میں جماعت کا بھرپور تعارف کرایا۔ اور قادیانی امت کو اس کے فتنے کے بارے میں تمہیدی بیان دیا۔ مولانا کا بیان بہت مضبوط تھا۔ (یہاں کے تمام علماء انگریزی پر اچھا عبور رکھتے ہیں۔ اور عموماً درس قرآن و حدیث بھی انگریزی میں ہوتا ہے) مولانا اے جی کے بیان کے بعد میرے رفیق سفر محترم جناب عبدالرحمان یعقوب باوا صاحب نے پون گھنٹہ ردّقادیانیت پر گجراتی زبان میں تقریر کی۔ بیان میں حاضرین کی کثرت تھی دوسری مسجد سے بھی علماء کرام اور تمام نمازی تقریر سننے کے لیے مسجد نور پہنچ گئے تھے۔ الحمدللہ اس بیان کا خاصا اثر ہوا۔ رات قیام جناب عبدالصمد صاحب کے یہاں رہا۔

جمعہ ۳۰ نومبر ۱۱ بجے جناب اسواٹ صاحب کے ہمراہ اسپرنگ روانہ ہوگئے۔ یہ شہر بنونی سے تقریباً ۱۵ میل کے فاصلے پر ہے۔ اسپرنگ شہر سے الگ انڈین چھوٹا قصبہ ہے۔ مسلمانوں کی تعداد تقریباً ایک ہزار ہے۔ یہاں ایک بڑی خوبصورت مسجد اور مدرسہ ہے۔ جمعہ سے پہلے محترم باوا صاحب نے گجراتی میں خطاب کیا جبکہ جمعہ کا خطبہ اور نماز احقر نے پڑھائی۔ رات عشاء کے بعد باوا صاحب کا پھر بیان ہوا۔ رات قیام اسواٹ صاحب کے یہاں رہا۔

یکم دسمبر بروز ہفتہ سوا دو بجے مستورات میں محترم باوا صاحب کا بیان گجراتی زبان میں ہوا۔ ۴ بجے ہم یہاں سے روانہ ہوئے اور عصر کی نماز قوۃ الاسلام مسجد لینشیا میں ادا کی۔

(جاری ہے)

بقیہ : گلدستہ

کو ملا تھا، اور گریہ وزاری و خشیت ہی کے ذریعہ پایا تھا۔ حضرت حق سے لینے کے یہی سب ذرائع ہیں جو تمام بندوں کے لیے کھول دیئے گئے، آپ کیوں سمجھتے ہیں کہ ہم کو نہ ملے گا؟ صحابہ رضؓ نے بھی انبیاء علیہم السلام کے بعد عبدیت ہی سے یہ مقام پایا۔ خدائے تعالیٰ کے کرم کو جذب کرنے کا یہی طریقہ ہے کہ نیاز مندی و جملہ حسنات کو اختیار کیا جائے اور کبر و سیئات سے بچا جائے اور قبول دعا کے جو اوقات معلوم ہیں اس وقت دعا کے لیے ہاتھ اٹھایا جائے۔

بقیہ : خصائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

: تھی۔ اس لیے ماہ رمضان کے حصے کے روزے بھی پیشگی شعبان ہی میں رکھ لیتے تھے اور اسی بنا پر شعبان رمضان دو مہینوں کے روزے مل کر اکثر حصہ مہینہ کا ہوجاتا تھا۔

ضبط و ترتیب منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل کا جواب

تحریر: مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی

س: میری سگی بہن کے شوہر کا اچانک ایکسیڈنٹ ہوگیا اور ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی وہ اکیلے گھر کے کفیل تھے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کا ساتھ ہے کوئی ذریعہ آمدنی نہیں کیا میں اپنی بہن کی مدد زکوٰۃ کے پیسوں سے کر سکتا ہوں اس طرح پر کہ ان پر ظاہر نہ کروں کہ یہ زکوٰۃ کے پیسے ہیں۔

ج: آپ کی بہن اور بہنوئی اگر زکوٰۃ کے مستحق ہیں تو ان کو زکوٰۃ کی نیت سے رقم دینا جائز ہے یہ بتانا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ کی رقم ہے۔

س: کسی عزیز یا ملنے جلنے والے کی شادی میں زکوٰۃ کی رقم یہ کہہ کر دی جائے کہ یہ ہماری طرف سے تحفہ ہے جب کہ نیت زکوٰۃ کی ہو تو کیا زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

ج: کسی مستحق عزیز کو تحفہ تحائف کے عنوان سے زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ جب کہ نیت زکوٰۃ کی ہو اور یہ نیت رقم دیتے وقت کر لی جائے۔

س: اگر تلاوت کلام پاک کو کیسٹ یا ریڈیو سے سنا جائے تو اس کا ثواب حاصل نہیں ہوگا تو اس اصول کے مطابق موسیقی اگر ریڈیو یا کیسٹ میں سنی جائے تو اس کا گناہ بھی نہ ہونا چاہیے۔

ج: گانے کی آواز سننا حرام ہے اس کا گناہ ہوگا۔ تلاوت کی آواز تلاوت نہیں اس لیے تلاوت کا ثواب نہیں ہوگا۔

س: اگر کوئی شخص ڈاکٹری کی ڈگری نہیں رکھتا اور ڈاکٹر کا بورڈ اور جعلی ڈگری لگا کر پریکٹس کرتا ہے تو کیا اس طرح سے حاصل آمدنی حرام ہے۔ اور یہ کس درجہ کا گناہ گار ہے۔

ج: اگر ڈاکٹر کا فن نہیں رکھتا تو گناہ گار ہے۔

انور احمد زبیری کراچی:

س: ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت نہ کرنے کے کیا اسباب ہیں

ج: ظہر اور عصر میں قرأت تو ہوتی ہے مگر بلند آواز سے نہیں ہوتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت سے اسی طرح چلا آتا ہے۔

س: فجر اور عصر کی نماز کی بعد امام مقتدیوں کی طرف منہ کر کے اور قبلہ کی طرف تقریباً پشت کر کے کیوں دعا مانگتا ہے۔

ج: کیونکہ نماز سے تو فارغ ہو چکے اب مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھنا چاہیے۔

س: جمعہ کے خطبہ میں بسم اللہ بلند آواز سے پڑھ کر کیوں نہیں شروع کیا جاتا۔

ج: اسی طرح منقول چلا آتا ہے۔

س: جمعہ کے خطبات پرانے ہی کیوں سنائے جاتے ہیں۔ جبکہ عہد رسالت میں حالات حاضرہ پر خطبات دیئے جاتے تھے۔ اردو میں ترجمہ کیوں نہیں بتایا جاتا اگر

لوگ سمجھ سکیں کہ خطبہ میں کیا پڑھا گیا۔

ج: خطبہ میں ذکر الٰہی ہوتا ہے اور وہ سرکاری زبان عربی ہی میں ضروری ہے خطیب کے لیے کسی خاص خطبہ کی پابندی نہیں۔

س: نماز جنازہ کی دعا یاد نہ ہو تو کیا پڑھنا چاہیے اور کس طرح نیت کی جائے۔

ج: نماز جنازہ میں نماز جنازہ ہی کی نیت جاتی ہے پہلی تکبیر کے بعد ثنا، دوسری کے بعد درود شریف تیسری کے بعد میت کے دعا اور چوتھی کے بعد سلام۔ دعا یاد نہ ہو تو یاد کرنی چاہیے، جب یاد نہ ہو تو (اللھم اغفرلنا وللمؤمنین والمؤمنات) پڑھتا رہے یا خاموش رہے۔

سوال: نیشنل انوسٹمنٹ ٹرسٹ (این آئی۔ٹی) گورنمنٹ پاکستان کا ایک ادارہ ہے یہ ادارہ ملوں سے حصے (شیرز) خریدتا ہے اور ملیں بینک سے قرض پر سود لیتی ہیں۔ شیرز سے جو منافع حاصل ہوتا ہے وہ خریدنے والوں میں ان کے حصہ کے مطابق اس ادارے کی طرف سے تقسیم کیے جاتے ہیں۔ کیا این آئی۔ٹی سے شیرز خریدنا جائز ہے یا نہیں۔

ج: جب ملیں بینک سے قرض دیکر سود لیتی ہیں تو یہ منافع جائز نہیں اس لیے این آئی ٹی شیرز جائز نہیں۔

محمد اسلم کراچی۔

سوال: نماز جنازہ میں کھڑے ہوتے وقت اپنے پاؤں کے جوتے اتار لیں یا نہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ اتار کر پیر رکھ لیتے ہیں۔ یہ عمل کیا ہے۔ یعنی جوتے سے باہر پیر جوتوں کے اوپر، ازراہ کرم بتایئے کہ ننگے پیر صحیح ہے یا جوتے سمیت یا جوتوں کے اوپر۔

جواب: جوتے اگر پاک ہوں تو ان کو پہن کر جنازہ پڑھنا صحیح ہے۔ اور اگر پاک نہ ہوں تو نہ ان کو پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اور نہ ان پر پاؤں رکھ کر نماز پڑھنا درست ہے

سوال: نماز جنازہ اگر ہمیں نہ آتی ہو (گرچہ سیکھنا فرض ہے) تو کیا چار تکبیریں ہی پڑھ کر کام ہو سکتا ہے۔ اور کیا سورۃ ہے؟

جواب: جنازہ میں چار تکبیریں فرض ہیں۔ اگر چار تکبیریں کہی جائیں تو فرض ادا ہو جائے گا۔ دعائیں ضرور سیکھنی چاہئیں

سوال: خدائے بزرگ و برتر کے فضل و کرم سے میں امسال حج و زیارت کے لیے جاؤں گا۔ قیام مکہ معظمہ کے دوران میں اپنے والدین کی جانب سے پانچ عمرے ادا کرنا چاہتا ہوں۔ ان عمروں کے لیے حدود حرم کے باہر جا کر تنعیم یا جعرانہ جاکر نفلی عمرہ کا احرام باندھا جائے گا۔ کیا پانچ مرتبہ؟ یعنی ہر عمرہ کے لیے علیحدہ علیحدہ یا ایک مرتبہ احرام باندھ کر ایک دن میں ایک مرتبہ عمرہ کیا جائے۔ یا اسی احرام میں ایک دن میں دو یا تین مرتبہ عمرہ کیا جا سکتا ہے۔

جواب: ہر عمرے کا الگ احرام باندھا جاتا ہے۔ احرام باندھ کر طواف و سعی کرکے احرام کھول دیتے ہیں۔ اور پھر جاکر دوبارہ احرام باندھتے ہیں۔

سوال: ہر مرتبہ عمرہ کرنے کے لیے بعد احرام دھونا پڑے گا یا اسی احرام کو دوسری، تیسری مرتبہ یا ہر دن پانچ دن تک اسی بغیر دھلے احرام کو استعمال کریں۔

جواب: احرام کی چادروں کا ہر مرتبہ دھونا کوئی ضروری نہیں۔

سوال: حج سے قبل تمتع کا احرام باندھ کر عمرہ ادا کیا جائے گا۔ ۸ ذی الحجہ کو اسی احرام کو دھوکر باندھنا چاہیے یا بغیر دھوئے ہوئے استعمال کریں۔

جواب: تمتع کی صورت میں بھی چادر دھونے کی ضرورت نہیں۔

تصحیح

جناب آپ نے ختم نبوت پرچے کے شمارہ نمبر ۱۴ میں اخبار مزدور کی وساطت سے جو رسول آباد میں قادیانیوں کے ربوہ ثانی بنانے کا ذکر کیا ہے یہ قادیانی اسٹیٹ رسول آباد نہیں بلکہ ناصر آباد اسٹیٹ ہے اور یہ کنری پاک کے برابر والے اسٹیشن کھیجے جلی کے نزدیک ہے لہٰذا اس کی تصحیح کر دیجئے۔

محمد انور ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت بنی سر روڈ۔

کاروانِ ختمِ نبوت

- مرتد کی سزا نافذ کی جائے۔
- اراکین قومی اسمبلی سے اپیل
- متعدد قادیانیوں کا قبولِ اسلام

سرگودھا

۱۷ مارچ بروز اتوار بعد نماز ظہر دفتر شبان ختم نبوت کی مسجد بلاک ۱۳ میں اراکین مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ۱۰۰ سے زائد اراکین مجلس نے شرکت کی۔ سرگودھا شہر کے انتخاب کے علاوہ ایک قرار داد منظور کی گئی جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ "ضیاء الاسلام پریس ربوہ" پر پابندی بدستور رکھی جائے۔ قادیانیوں نے سرگودھا ربوہ اور ملک کے دیگر شہروں میں مسلمانوں کو مشتعل کرنے اور کلمہ طیبہ کی توہین کے لیے جو "کلمہ مہم" شروع کر رکھی ہے۔ آرڈیننس ۲۰ دفعہ ۲۹۸سی کے تحت پابندی کرائی جائے۔ اس مہم سے مسلمانوں میں شدید اشتعال پھیل رہا ہے۔

واہ کینٹ

۱۵ مارچ بروز جمعہ سہ پہر چار بجے مجاہدین ختم نبوت واہ کینٹ کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا عبد القیوم امیر مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ واہ کینٹ منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں قادیانی غنڈوں کی نئی شر انگیزی کا سختی سے نوٹس لیا گیا جو انہوں نے "کلمہ مہم" کے نام پر شروع کر رکھی ہے۔ نیز حنیف رامے اور اعتزاز حسن کی گھناؤنی خرافات اور مرزائیت نوازی کی پر زور مذمت کی گئی۔

کراچی

آج مورخہ ۲۰ مارچ بروز ہفتہ بعد نماز ظہر دفتر ختم نبوت میں علماء کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں مولانا محمد احمد شاکر، مولانا عبد الکریم مولانا بشیر احمد، مولانا سعید احمد اور دیگر علماء کرام نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں مطالبہ کیا ہے کہ شہید ختم نبوت قاری بشیر احمد اور جناب ظہیر رفیق کے قاتل قادیانیوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لیے پھانسی کی سزا دی جائے۔

اراکین قومی اسمبلی سے اپیل

مجلس تحفظ ختم نبوت ڈیرہ اسماعیل خان کے زیر اہتمام ایک جلسہ جامع مسجد بخاری تقویہ تیال میں زیر صدارت جناب ملک محمد اقبال بعد نماز عشاء منعقد ہوا۔ ڈیرہ کے ناظم تبلیغ مولانا حکیم کلیم اللہ مولانا غلام رسول، پروفیسر مولانا احسن فاروقی اور دیگر علماء کرام نے خطاب کیا۔

آخر میں قومی اسمبلی کے اراکین سے اپیل کی گئی کہ وہ اپنی قوت ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسمبلی میں قادیانیت کا بھرپور محاسبہ کریں۔

نیز حنیف رامے اور دیگر قادیانی نواز لیڈروں کے بیانات کی شدید مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ ایسے لوگوں پر آرڈیننس کے تحت مقدمہ چلا کر گرفتار کیا جائے۔ علاوہ ازیں قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں سے برطرف کرنے اور قتل مرتد کی

شرعی سزا کے نفاذ کا مطالبہ بھی کیا گیا۔

ربوہ

ربوہ سے نمائندہ ختم نبوت جناب ریاض حسین اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ مقامی مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے انتخابات ۱۵ اپریل بروز جمعہ بعد از نماز جمعۃ المبارک جامع مسجد محمدیہ ربوہ میں منعقد ہوں گے۔ علاوہ ازیں مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے رہنماؤں مولانا خدا بخش صاحب، قاری شبیر احمد عثمانی، قاری محمد اسحٰق، مولانا اللہ یار چاریاری، قاری عبدالباقی اور ربوہ کے معزز مسلمانوں نے اپنے مشترکہ بیان میں حضرت الامیر پیر طریقت اور مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر مولانا خان محمد صاحب کی نظربندی پر شدید غم وغصہ کا اظہار کیا ہے اور حکومت کے اس اقدام پر شدید نکتہ چینی کی ہے۔ ان رہنماؤں نے حکومت کے اس فیصلہ پر بھی زبردست احتجاج کیا ہے جس میں قادیانیوں کو ۲۳ مارچ کو یوم مسیح موعود منانے کی اجازت دی۔ جس میں لاؤڈ اسپیکر اور اسلامی اصطلاحات کا بے دریغ استعمال کیا گیا ان رہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کے خلاف لاؤڈ اسپیکر اور اسلامی اصطلاحات کے استعمال پر مقدمات چلا کر سزا دی جائے۔

اٹک

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد شریف جالندھریؒ کی وفات پر مرکزی جامع مسجد اٹک شہر میں مجلس تحفظ ختم نبوت اٹک کا ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا اس اجلاس میں مولانا محمد شریف جالندھریؒ کو زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔ مقررین نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں مرحوم کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ انھوں نے آخری سانس تک ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کے لیے اپنی زندگی وقف رکھی۔ اجلاس کی صدارت جامع مسجد مرکزی کے خطیب حضرت مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب مدظلہٗ نے کی۔ مجلس کے ضلعی امیر مفسر القرآن قاضی محمد زاہد صاحب مدظلہٗ اور تحفظ ختم نبوت کے روح رواں حضرات مولانا حافظ محمد یعقوب صاحب نے اپنی تقاریر میں قادیانیوں کی شرانگیزیوں کا جائزہ بھی لیا۔ اٹک شہر سے مجلس کی رکنیت مکمل ہونے پر خوشی کا اظہار کیا گیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب عبدالعزیز صاحب سالار اعلیٰ نے سرانجام دیئے۔

قبول اسلام

مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ میں مرکزی دفتر ختم نبوت کی اطلاع کے مطابق ربوہ میں کافی قادیانی اسلام قبول کر رہے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ دو ہفتوں میں مولانا اللہ وسایا کے ہاتھ پر ربوہ الفضل محلہ کے عبدالعزیز اسائیں، ان کی بیوی اور بچیوں پر مشتمل چھ افراد نے اسلام قبول کیا۔ اس کے علاوہ مولانا قاری محمد اسحٰق صاحب کے ہاتھ پر چوہدری نواب دین ولد نذیر محمد ٹھیکیدار عرف پہلوان نکلنہ مسلم کالونی ربوہ نے، محمد حسین آزاد، بشیر احمد، احمد حسین، بشیر حسین چار بھائیوں نے، ربوہ کے محلہ بھٹی تریثیاں کے قریشی خاندان نے قادیانیت سے توبہ کر کے مولانا عابد حسین کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے مطابق حالیہ آرڈیننس سے قادیانیوں کو اسلام میں آنے کے لیے سوچنے کا موقع ملا ہے اور بتدریج مسلمان ہو رہے ہیں۔ جس کی واضح مثال یہ ہے کہ گذشتہ دو ہفتوں میں ربوہ کے گیارہ افراد مسلمان ہوئے۔

اللہ رب العزت ان کو استقامت فی الدین نصیب فرمائیں۔

گھارو

مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ٹھٹھہ کے صدر مولانا عبدالغفور اور ناظم اعلیٰ حافظ عبدالخالق نے ایک مشترکہ اعلان میں کہا ہے کہ مجلس ٹھٹھہ کے جو انتخابات ۳۰ اپریل کو ٹھٹھہ شہر میں ہونے

تھے ۔ بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے ملتوی کر دیئے ہیں ۔ اب یہ انتخابات ۲۷ اپریل ۱۹۸۵ء بمطابق ۵ شعبان بمقام سجادل شہر مدرسہ دار الفیوض الہاشمیہ میں زیر صدارت آنکاج شیخ الحدیث حضرت مولانا نور محمد صاحب مہتمم مدرسہ ہذا ، ہوں گے ۔

"ختم نبوت یوتھ فورس" کا قیام

ملک شہر کے نوجوانوں نے "ختم نبوت یوتھ فورس" کے نام سے ایک تنظیم قائم کی ہے ۔ جس کے مقاصد میں قادیانی فتنہ کی شر انگیزیوں اور تشدد کی روک تھام کے ساتھ ساتھ عام مسلمانوں کو اس فتنہ سے آگاہی ، نوجوانوں کی سیرت اور کردار اصلاح اور تمام مسالک کے نوجوانوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کرنا شامل ہیں ۔ تنظیم کا تاسیسی اجلاس گزشتہ جمعہ جامعہ مدنیہ میں منعقد ہوا ۔ تلاوت قرآن کریم حفظ الرحمن صاحب نے کی ۔ بابر شاہین بٹ نے سنے "مطالعہ حدیث" پیش کیا ۔ محمد تحسین صاحب نے تنظیم کی ضرورت کے موضوع پر خطاب کیا ۔ شیخ عابد حسین صدیقی نے تنظیم کے اغراض و مقاصد پیش کیے ۔ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب نے قادیانی ریشہ دوانیوں کا ذکر کرتے ہوئے اس تنظیم کے قیام پر خوشی و مسرت کا اظہار کیا اور اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا ۔ تنظیم کے کنوینر فخر الاسلام صاحب فیصل نے عبوری مجلس شوریٰ کے ارکان نامزد کیے ۔ یہ ارکان تنظیم کا ڈھانچہ ، نصب العین ، اغراض و مقاصد اور دستور مرتب کریں گے ۔ اس تاسیسی اجلاس میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب بدر محی الدین صاحب بٹ نے سرانجام دیئے ۔ اجلاس کا اختتام دعا پر ہوا ۔

بقیہ : ختم نبوت کانفرنس

مولانا سید امیر حسین گیلانی جب مسجد میں تشریف لائے تو فضا نعروں سے گونج اٹھی ۔

- ملک محمد اسلم کھچیلا وہ واحد خوش نصیب ایم این اے تھے جنہوں نے اسمبلی میں مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے اپنی خدمات پیش کیں اور مرکزی مجلس عمل کو تعاون کا یقین دلایا ۔
- دیوبندی مکتب فکر کی نمائندگی مولانا عبدالمجید ندیم ، قاری نور الحق قریشی ، سید عطاء المومن بخاری ، سید امیر حسین گیلانی کے علاوہ دیگر کئی علمائے کرام نے کی ۔ بریلوی مکتب فکر کی نمائندگی جمعیت علمائے پاکستان پنجاب کے سیکرٹری جنرل جناب محمد اکبر ساقی نے کی ۔ جب کہ شیعہ حضرات کی طرف سے خاقان بابر ایڈووکیٹ ، علامہ علی غضنفر کراروی نے اپنی خطابت کے جوہر دکھلائے ۔ جمعیت اہلحدیث کے راہنما مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی کو راولپنڈی کے تھانہ میں پابند رکھا گیا ۔
- کانفرنس میں ، اسلام آباد کی سخت ناکہ بندی کے باوجود تقریباً نوے ہزار افراد نے شرکت کی ۔

اظہار تعزیت

جمعیت علماء برطانیہ کے تمام اراکین و سرپرست مولانا محمد یوسف متالا صاحب مدظلہ ، حضرت مولانا مفتی عبدالباقی ، حضرت مولانا منظور الحق صاحب (صدر) حضرت مولانا عبدالرشید ربانی (جنرل سکرٹری) حضرت مولانا محمد موسیٰ ، حضرت مولانا محمد طیب صاحب عباسی ، حضرت مولانا قاری تصور الحق ، حضرت مولانا حافظ محمد بلال صاحب ، حضرت مولانا امداد الحسن صاحب نعمانی ، مولانا محمد اقبال رنگونی نے پاکستان کے ممتاز عالم دین اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے سکرٹری جنرل کے انتقال پرملال پر بہ گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی تمام خدمات کو قبول فرما کر انہیں جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین

"ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

زیادہ چمٹ کر جھگڑا کرنے والا انسان

اللہ تعالیٰ کو نہایت برا معلوم ہوتا ہے (مسلم)

بقیہ : ماہِ رجب

رجب کا روزہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا معمول تھا کہ مہینہ کے تین دن روزے رکھتے ، امام مسلم نے معاذۃ العدویہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر مہینہ کے تین دن کا روزہ رکھتے تھے تو انہوں نے جواب دیا ہاں رکھتے تھے ، تو پھر انہوں نے پوچھا کہ کن ایام میں رکھتے تھے تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم روزے کے لیے مہینہ کے کسی خاص دن کا التزام نہیں کرتے تھے ، ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ

أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم ندب إلی الصوم فی الاشھر الحرام و رجب منھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اشہرِ حرم کے روزے رکھنے کی ترغیب دی ہے اور رجب کا تعلق اشہرِ حرم سے ہے ،

ان تمام واقعات کی روشنی میں دیکھا جائے تو ماہ رجب ایک دینی و تاریخی حیثیت کا حامل ہے اور اسلامی شریعت سے اس کو خاص تعلق و نسبت ہے اور اس مبارک مہینہ کی فضیلت و عظمت کے پیش نظر اس عبادت و طاعت کا بطور خاص اہتمام کرنا چاہیے اور اس کے فوائد و برکات سے دامن مراد کو بھرنا چاہیے ، اللہ رب العزت تمام مسلمانوں کو عمل صالح اور اتحاد اسلامی کی توفیق عطا فرمائے ۔

SHAMSI

For

CANVAS

&

TENTS

SHAMSI CLOTH
AND GENERAL MILLS LTD.

(KARACHI PAKISTAN)

HEAD OFFICE:
3, Idris Chambers,
Talpur Road,
Karachi-2.
Phones: 221944 - 230081
Grams: "Canvas" Karachi.
Telex: 24446 SONRA

MILLS:
A-50, Sind Industrial
Trading Estates
Manghopir Road,
Karachi-16
Phones: 290443 - 290444

مولانا محمد شریف جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

تحریر: حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی

۱۵ فروری ۱۹۸۵ء مطابق ۲۴ جمادی الاول ۱۴۰۵ھ شب جمعہ کو اذانِ عشاء کے وقت ختم نبوت کے حُدی خواں مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد شریف جالندھری صاحب رحلت فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مرحوم، امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رح کے جاں نثار رفیق، تحریک آزادی کے نڈر سپاہی اور تحریکِ ختمِ نبوت کے صفِ اوّل کے قائد تھے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے یوم تاسیس سے اس کے اہم ترین رکن چلے آتے تھے اور جب ۱۳۹۴ھ میں شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری قدس سرہٗ مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر منتخب ہوئے تو مولانا مرحوم کو جماعت کا ناظم اعلیٰ منتخب کیا گیا اور جماعت کے نظم ونسق کی تمام تر ذمہ داری مرحوم کے سپرد کی گئی۔

ان کے نظامتِ علیا کے عہدہ پر فائز ہونے کے کچھ ہی دن بعد قادیانیوں نے ربوہ اسٹیشن پر ایک حادثہ برپا کردیا۔ جس کے نتیجے میں ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت شروع ہوئی ——— اس سلسلہ میں مولانا مرحوم نے بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے تحریک ختم نبوت کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ اور قادیانیوں کو خارج از ملت قرار دے دیا گیا۔

حضرت بنوری رح کے بعد قطب العارفین حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب مجددی نقشبندی مدظلہٗ (سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ مجددیہ کندیاں ضلع میانوالی) جماعت کے قائد و امیر منتخب ہوئے تو اس بار بھی جماعت کے ناظم اعلیٰ مولانا مرحوم ہی مقرر ہوئے۔ اور اس دوسرے دور میں پھر قادیانیوں نے ایک حماقت کی کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کو سیالکوٹ سے اغوا کرلیا۔ (جن کا سراغ لگانے میں پنجاب پولیس اب تک ناکام ہے)۔ اس کے نتیجہ میں قادیانیوں کے خلاف پھر اشتعال پیدا ہوا۔ جس نے تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء کی شکل اختیار کرلی، یہ موقع بے حد نازک تھا۔ مارشل لاء کے دور میں کسی تحریک کی کامیابی کی گنجائش نہیں تھی۔ قادیانی لابی کی خواہش تھی کہ اس تحریک میں مسلمانوں کا مارشل لاء حکومت سے تصادم ہوجائے جس سے تحریک اور حکومت دونوں بھک سے اڑ جائیں۔ "بیک کرشمہ دو کار" ———

اس تصادم کے خطرات شدید سے شدید تر ہوتے جارہے تھے اس موقع پر مولانا مرحوم کا صبر وتحمل اور فہم وتدبر کام آیا۔ انہوں نے جماعت کے جوشیلے ہمدردوں کی خواہش کے علی الرغم صدر مملکت سے ملاقات کی۔ اور نہایت متانت وسنجیدگی سے اس مسئلہ پر توجہ کرنے کی گذارش کی۔ اللہ تعالیٰ صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائیں کہ انہوں نے اس مردِ قلندر کی گذارشات کو پذیرائی بخشی اور "امتناع قادیانیت آرڈیننس ۸۴ء" جاری کرکے قادیانیت کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل واحسان سے اپنے ایک مخلص بندے کی لاج رکھ لی اور اس نازک موقع پر ملت اسلامیہ کو ایک شدید خطرہ سے بچالیا۔

مولانا مرحوم اس اعتبار سے بڑے خوش قسمت تھے۔ کہ ان کی نظامت کے دور میں دونوں موقعوں پر اللہ تعالیٰ نے ان کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ اور ان کو ان کی جماعت کو شدید اور نازک ترین امتحانات سے سرخرو نکالا ـــــــ فالحمد للہ۔

راقم الحروف کو نہ صرف مولانا مرحوم کے ماتحتی میں ایک عرصہ تک کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ بلکہ کئی سال تک ان کی ہمسائیگی کا شرف بھی حاصل رہا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بہتر جانتے ہیں، "ولا ازکی علی اللہ احداً" لیکن اس ناکارہ کو حضرت مولانا مرحوم کی سیرت واخلاق کے جن دقیق پہلوؤں کے مطالعہ کا موقع ملا، اور ان کی نیکی و پارسائی۔ ان کے صبر و استقلال ان کے حلم و بردباری۔ ان کی انکساری و فروتنی بلکہ خود فراموشی کے جو تجربات مسلسل ہوتے رہے ان سے ان کی عند اللہ قبولیت کا اندازہ ہوتا تھا۔ وہ شب خیزی کے عادی تھے ذکر و تلاوت کے پابند تھے۔ میں نے انہیں بارہا آہ سحرگاہی میں مشغول اور رات کی تاریکی میں اپنے رب کے سامنے گڑگڑاتے پایا ہے، وہ خدا کے سامنے بچوں کی طرح بلک بلک کر روتے تھے اور یہ ایک ایسا وصف ہے جو جدید دور میں بہت ہی کم یاب بلکہ نایاب ہے۔ اور جسے محاورے کی زبان میں چراغ لے کر ڈھونڈنے کی ضرورت ہے۔ ان کے سوز و گداز کی کیفیت اور "جان قربت دیدہ"[1] کی مستی کا خمار با اوقات دن چڑھے تک باقی رہتا تھا۔ اور تاڑنے والی نگاہیں اسے محسوس کیے بغیر نہیں رہتی تھیں۔ انہیں ذات رسالتمآب (بابانا و امہاتنا صلی اللہ علیہ وسلم) سے بے پناہ عشق تھا۔ آپ کی ختم نبوت کی پاسبانی ان کے نزدیک اعلیٰ ترین عبادت اور مقدس فریضہ تھا، اور ذکر حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان کا ساغر محبت اکثر چھلک چھلک جاتا تھا۔

اپنے اکابر کے ساتھ ان کا برتاؤ ایسا نیاز مندانہ و خوردانہ تھا۔ جیسے ایک معصوم بچہ ہو، جو بات تک نہیں کرتا جانتا، وہ جب اپنی رائے پیش کرتے تھے۔ تو لیے دیئے اور ملتجیانہ لہجے میں، جیسے کوئی مجرم اپنے قصور کی معافی مانگ رہا ہو۔ مگر رائے ایسی صائب ہوتی تھی کہ اکابر کو اکثر و بیشتر اسی کے مطابق فیصلہ کرنا پڑتا تھا، ایسی خود فراموشی و خود افگنی کی مثالیں بھی ان گنہگار آنکھوں نے بہت ہی کم دیکھی ہیں۔ اس ناکارہ کا تاثر یہ ہے کہ ان کی یہ کیفیت ان کے شیخ و مرشد قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہٗ کی نسبت کا اثر تھا۔

جن حضرات نے ان کے ساتھ برسہا برس کام کیا ہے وہ گواہی دیں گے کہ اپنے رفقاء اور اپنے ماتحتوں کے ساتھ بھی ان کا برتاؤ برادرانہ نہیں بلکہ عاجزانہ ہی رہا۔ وہ ہمیشہ دوسروں کو بڑا بنانے کے عادی تھے۔ ان کی کسی ادا سے یہ محسوس نہیں کیا جاسکتا تھا کہ وہ بڑے ہیں۔

بچوں کے ساتھ ان کی شفقت دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا تھا کہ یہ ان کے اپنے بچے ہیں۔ راقم الحروف نے انہیں کبھی کسی بچے کو ڈانٹتے جھڑکتے نہیں دیکھا۔

ان کا خمیر محبت سے اٹھایا گیا تھا، وہ سراپا محبت تھے اور مخلوق کی ہمدردی ان کے رگ و پے میں سرایت کیے ہوئے تھی وہ ہر ایک کے کام کو اپنا کام اور ہر ایک کے غم کو اپنا غم سمجھتے تھے۔ انہیں اپنے مخدوم و مرشد سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی طرح صرف دو چیزوں سے نفرت تھی، ایک انگریز دوسرے قادیانیت ـــــ اور یہ نفرت بھی محض عشق رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے تھی۔ وہ انگریز کو ملت اسلامیہ کا قاتل اور قادیانیت کو نبوت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰت والتسلیمات) کا خبیث ترین حریف تصور کرتے تھے، اور یہ دونوں جرم ان کے حساس دل کے لیے ناقابل برداشت تھے۔

ان کی زندگی کی طرح ان کی موت بھی قابل رشک ہوئی مرحوم کچھ عرصہ سے عارضہ قلب میں مبتلا تھے کافی دنوں کی علالت کے بعد قریباً ایک مہینے سے دفتر تشریف لانے لگے تھے۔ جمعرات کو حسب معمول دفتر تشریف لائے۔ اور آج معمول سے زیادہ وقت دفتر میں گذارا، عصر کے بعد ایک صاحب کو ساتھ لے کر کسی صاحب سے ملنے چلے گئے۔ مغرب کے

---

[1] مولانا رومی رح کے شعر کی طرف اشارہ ہے:

یار شب را روز مہجوری مدہ
جان قربت دیدہ را دوری مدہ

قریب گھر لوٹے۔ مغرب کے بعد سینے میں شدت تکلیف کا احساس ہوا. مگر انکی زیادہ پرواہ نہیں کی۔ جب درد کچھ زیادہ محسوس ہونے لگا۔ تو ڈاکٹر کو بلایا۔ لیکن ڈاکٹر کے آنے میں تاخیر ہوگئی۔ ڈاکٹر صاحب تشریف لائے تو انہوں نے معائنہ میں کافی دیر لگائی بالآخر مشورہ دیا کہ انہیں ہسپتال پہنچایا جائے۔ بالاخانے سے ان کو نیچے اتارا گیا۔ تو مرحوم نے خود کھڑے ہوکر اپنی لنگی ٹھیک کی، لنگی درست کرکے چارپائی پر بیٹھنے لگے تھے کہ نزع کا عالم شروع ہوگیا. اور چند لمحوں میں جان، جان آفریں کے سپرد کردی، اور ستر سالہ تھکے ماندے مسافر نے اپنی منزل پالی۔

ے صد شکر کہ آپہنچا لب گور جنازہ
لو بحر محبت کا کنارا نظر آیا!

لائق رشک بات یہ کہ نزع کے دوران مرحوم کے لب مسلسل ذکر میں مصروف رہے۔

اللھم اغفرلہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ

وابدلہ داراً خیراً من دارہ واھلاً خیراً من اھلہ، اللھم لاتحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ

اگلے دن جمعہ کو نماز جنازہ ساڑھے دس بجے عیدگاہ قتال میں حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہم العالی نے پڑھائی۔ اور ہزاروں افراد نے شرکت کی ــــ جنازے کے بعد مرحوم کی میت انکے گاؤں آدھ کوٹی تحصیل کبیروالہ لے جائی گئی۔ وہاں انکے وارثوں نے دوبارہ نماز جنازہ پڑھی۔ امامت کے فرائض حضرت اقدس سید نفیس رقم الحسینی مدظلہ نے (جو مرحوم کے پیر بھائی اور قطب الارشاد حضرت رائے پوری کے جلیل القدر خلیفہ ہیں) پڑھائی

ملک کے دور دراز مقامات کے وہ حضرات جو قتال میں شریک جنازہ نہیں ہوسکے تھے۔ انہوں نے وہاں شرکت فرمائی۔ یہ ناکارہ تمام ترکوشش کے باوجود مرحوم کے جنازہ میں شریک نہ ہوسکا۔ اگلے دن برادرم عبدالرحمان یعقوب احمد باوا اور مولانا عزیز الرحمٰن صاحب زید مجدہ کی معیت میں ان کے گاؤں پہنچے اعزہ کو پرسا دیا اور قبر پر فاتحہ پڑھی گویا مرحوم فرما رہے تھے۔

ع "بجنازہ گر نیائی بمزار خواہی آمد"

بقیہ: ابتدائیہ

قادیانی سربراہ مرزا طاہر جب سے پاکستان سے فرار ہوئے ہیں یورپ کے مختلف ملکوں میں گئے اور وہاں ان کی خفیہ اور پراسرار سرگرمیاں جاری ہیں۔ نہ جانے وہ ملک کے خلاف کیا کیا منصوبے بنا رہے ہیں سمجھنے والے تو ان کی تقاریر سے ہی نتیجہ نکال لیتے ہیں۔ حکومت کے پاس تو ہم سے زیادہ ذرائع ہیں یقیناً مرزا طاہر کی سرگرمیوں سے حکومت واقف ہوگی۔ ارباب اقتدار نے بھی مرزا طاہر کی تقاریر کے کیسٹ سنے ہوں گے۔

ناروے ریڈیو سے قادیانی کیا پروگرام نشر کر رہے ہیں۔ وہ حکومت کو معلوم ہونا چاہئے۔ ناروے کے علاوہ مغربی جرمنی، انگلینڈ اور دوسرے یورپی ممالک میں بھی ان کی سرگرمیاں پاکستان کے خلاف بڑھ گئی ہیں۔ ماریشس سے بھی ہمیں اطلاع ملی ہے کہ وہاں قادیانیوں نے حکومت اور صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کے خلاف اپنے اخبار میں لکھا ہے۔ وہاں کے مسلمانوں نے پاکستانی سفارت خانے کو اس کی اطلاع دی ہے۔

ہمارا مشورہ ہے کہ پوری دنیا سے قادیانیوں کی ملک دشمنی سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے حکومت پاکستان اپنے تمام سفارت خانوں کو ہدایات جاری کرے۔ نیز حکومت پاکستان ناروے سے سرکاری سطح پر احتجاج کرے اور قادیانیوں کو جعلی اسلام پیش کرنے سے باز رکھے۔

WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered S. No. 3220

مسلم غازی

سلام

سلام اُس پر لقب ہے رحمۃ اللعالمین جس کا
سلام اس پر قدم ہے زینت عرشِ بریں جس کا
سلام اُس پر کہ توڑیں جس نے محکومی کی زنجیریں
سلام اس پر بدل دیں جس نے انسانوں کی تقدیریں
سلام اُس پر کہ دشمن کو دعائے خیر فرمائی
سلام اس پر کہ جس نے لامکاں کی سیر فرمائی
سلام اُس پر کہ جس کا نام لینا سب سے اَولا ہے
سلام اُس پر کہ جس کا ذکر عینِ ذکرِ مولا ہے
سلام اُس پر کہ ہے جو شافعِ ہنگامۂ محشر
سلام اُس پر جسے کہتے ہیں سب کونین کا سرور
سلام اُس پر کہ جس کے دو جہاں زیرِ غلامی ہیں
سلام اس پر کہ جس کے مدح خواں سعدیؒ و جامیؒ ہیں
سلام اُس پر کہ جس کو دو جہاں کی سروری بخشی
سلام اس پر خدا نے جس کو سب پر برتری بخشی
سلام اُس پر کہ جس کے سر پہ تھا سہرا امامت کا
سلام اس پر جو خاتم ہے نبوت کا، رسالت کا
سلام اُس پر جو ایمان و صداقت کا منادی ہے
سلام اُس پر کہ جو کُل عالمِ امکاں کا ہادی ہے